خیر خواہ نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۴) مطبوعہ ۱۵ جون ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک عہ ۸/

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایکہی شخص کے نام فی کاپی عہ ۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ﴿

ایڈیٹوریل

پر جب مسیح آنیوالی نعمتوں کا سردار کاہن ہو آیا تو بزرگتر اور کامل تر خیمے کی راہ سے ۔ جو ہاتھوں کا بنا نہیں ۔ یعنے اس خلقت کا نہیں ۔ نہ بکروں ۔ نہ بچھڑوں کا لہو لیکر ۔ بلکہ اپنا ہی لہو لے کر پاک ترین مکان میں ایک بار داخل ہوا ۔ کہ اُس نے ہمارے لئے ہمیشہ کی خلاصی حاصل کی ۔ کیونکہ اگر بیلوں اور بکروں کا لہو ۔ اور کلور کی راکھہ جب ناپاکوں پر چھڑکی جائے ۔ بدن کی صفائی کی بابت اُن کو پاک کر سکتی ہے ۔ تو کتنا زیادہ مسیح کا لہو ۔ جس نے بے عیب ہو کے ابدی روح کے وسیلے آپکو خدا کے سامنے قربانی گذرانا ۔ تمہارے دلوں کو مُردہ کاموں سے پاک کرے گا ۔ تاکہ تم خدا کی عبادت کرو ؛ عبرانیوں ۹ ۔ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ ﴿

اگر ہم احبار کے پہلے باب کی ۱۷ ویں ۔ اور گنتی کے ۱۹ ۔ باب کی ۲ و ۱۷ ۔ آیات کو دیکھیں تو معلوم ہوگا ۔ کہ اِن خون آلودہ قربانیوں کے گذراننے ۔ اور موسوی شریعت کے مطابق اِن سایوں اور علامتوں کو بایمان عمل میں لانے سے کیونکر ناپاک آدمی گناہ کی نجاست سے پاک کئے جاتے تھے ؛ اگرچہ قربانی کا دستور موسیٰ نے جاری نہیں کیا بلکہ وہ ایسا قدیم دستور تھا ۔ کہ جب سے انسانی تاریخ شروع ہوئی خود خدا نے اِس کو مقرر کیا اور آدم ۔ و نوح و ابراہیم اس کو ایک واجب حکم الٰہی جان کر عامل ہوئے ؛ لیکن موسیٰ نے جو قوم یہود کا شارع اور مذہبی رہنما تھا اس نہایت ضروری دستور کے لئے ضوابط و قوانین مقرر کئے ۔ مگر رفتہ رفتہ لوگوں نے قربانی اور شرعی دستورات کے اصلی مدعا سے تجاوز کر کے یہاں تک تنزل کیا ۔ کہ سایہ کو عین سمجھ کر دستور پرستی کے خطرناک گرداب میں پھنس گئے ۔ اور الٰہی حکم کی صداقت و حقیقت کو ۔ کہ " **بغیر لہو بہائے گناہ کی معافی نہیں** " فراموش کر کے بے زبان جانوروں کی خونریزی ۔ اور ظاہری دستورات کی تعمیل کو الٰہی رضامندی ۔ اور اپنے گناہوں کی معافی کا کافی ذریعہ سمجھ لیا ۔ اور بالآخر اس مہلک طریقہ سے باز آنے ۔ اور شریعت موسوی کے حقیقی مطلب و منشار کے مطابق عمل کرنے کے لئے خدا نے اپنے برگزیدہ نبی یسعیاہ بن اموص کی معرفت قوم یہود کو سخت ملامت اور تنبیہہ کی کیونکہ وہ اُس وقت بیلوں اور گدہوں سے زیادہ بے عقل و بدتمیز ہو گئے تھے ۔ اور **خدا کے برّے کو** جو بانی عالم سے قتل کیا گیا " چھوڑ کر صرف جانوروں کے لہو پر اپنے گناہوں کی معافی منحصر سمجھتے ۔ اور بکثرت ذبیحے گذرانتے تھے ؛ وہ لوگ اگرچہ صرف اسی دستور پرستی کو دینداری سمجھتے تھے ۔ مگر خدائے پاک کی نظر میں یہہ نہایت مکروہ ۔

اور نفرتی دینداری تھی۔ اور اس لئے وہ اُنہیں سدومیوں کا لقب دیکر اس دینداری سے۔ جو بیدینی سے بدتر تھی۔ باز آنے۔ اور شریعت کی غایت مسیح یسوع کی طرف بنظر ایمان دیکھنے کے لئے ہدایت کرتا۔ اور وعدہ فرماتا ہے۔ کہ "اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں۔ پر برف کی مانند سفید ہوجائینگے۔ اور ہرچند وہ ارغوانی ہوں۔ پر اُون کی طرح اُجلے ہونگے" اب دیکھئے خداوند نبی کی معرفت اُس قوم کے لوگوں کو جو فخریہ کہتے تھے۔ "ہم شریعت والے ہیں" کیا فرماتا ہے:۔

"اے سدوم کے حاکمو خداوند کا کلام سُنو۔ اے عمورہ کے لوگو ہمارے خدا کی شریعت پر کان دھرو۔ خداوند کہتا ہے تمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مجھے کون کام۔ میں مینڈھوں کی سوختنی قربانیوں سے اور فربہ بچھڑوں کی چربی سے سیر ہوں اور بیلوں اور بھیڑوں اور بکروں کا لہو نہیں چاہتا ہوں جب تم میرے حضور آکے اپنے تئیں دکھلاتے ہو۔ تو کون تم سے یہہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہوں کو روندو۔ اب آگے کو جھوٹھے ہدئے مت لاؤ۔ لبان سے مجھے نفرت ہے نئے چاند اور سبت اور عیدی جماعت سے بھی۔ کہ میں عید اور بے دینی دونوں کی برداشت نہیں کرسکتا ہوں۔ میرا جی تمہارے نئے چاندوں اور تمہاری عیدوں سے بیزار ہے وے مجھپر ایک بوجھ ہیں میں اُن کے اُٹھانے سے تھک گیا۔ جب تم اپنے ہاتھ پھیلاؤگے تو میں تم سے چشم پوشی کرونگا ہاں جب تم دعا پر دعا مانگوگے تو میں نہ سنونگا۔ تمہارے ہاتھ تو لہو سے بھرے ہیں" +

پس جو لوگ۔ خواہ اسرائیلی یا غیر اقوام عین سے چشم پوشی کرکے سایہ کو حقیقت سمجھتے۔ اور بے معنی قربانیاں چاند روں کی مذہبی اوقات عیادہ گذرانتے ہیں اُنہیں ان باتوں پر غور و فکر کرنا واجب ہے۔ مَا عَلَیْنَا اِلّا البلاغ +

یہہ کون ہیں جو بدلی کی طرح اُڑتے آتے ہیں۔ اور کبوتروں کی مانند اپنی کابک کی طرف ہ یسعیاہ ۶۰-۸ +

زار کا روس سے یہودیوں کو جبراً نکالنا۔ اور اپنی قلمرو میں اُن کے لئے سخت تر قوانین مقرر کرنا الٰہی حکمت سے جو ابھی تک انسانی نظر سے پوشیدہ ہے۔ واقع ہوا ہے: جرمن اور آسٹریا بھی اُن کو اپنے ممالک میں جگہہ دینے کے خلاف ہیں اور انگلستان کو خیال ہے کہ اُن کی وجہہ سے تمام سلطنتوں کو فتنیں پیش آئینگی: ہمعصر طلسم حیرت (مدراس) سوال کرتا ہے۔ کہ "یہودی کیوں مرض متعدی کی طرح بُرے سمجھے جاتے ہیں۔ تمام سلطنتیں رعایا کی تعداد بڑھانے میں سعی کرتی ہیں۔ ان بیچارے یہودیوں میں کہاں کی بُرائی اور عیب ہے۔ کہ اُن کا رعایا بننا کوئی بھی پسند نہیں کرتا؟" اور سلطان ٹرکی کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ "وہ اُنہیں اپنے ملک میں جگہہ دیں۔ تو وہ روس کے دلی دشمن۔ اور ٹرکی کے خیرخواہ ہوکر۔ اور دالعنطرین کرتا جانبازی سے لڑنے والے تیار ہوجائینگے": بیچارے یہودیوں نے کیا بُرائی کی ہے۔ اور اُن میں کیا عیب ہے۔ کہ وہ مرض متعدی کی طرح بُرے سمجھے جاتے ہیں؟ یہہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس کا حل ہونا صرف کلام اللہ ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے: اُن کی بڑی بھاری بُرائی یہہ ہے کہ اُنہوں نے اپنے موعودہ مسیح کو رد کردیا۔ جیسا لکھا ہے کہ "وہ اپنوں پاس آیا۔ پر اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا" اور اُن میں بڑا عیب یہہ ہے۔ کہ "وہ ایک کجرو اور گردنکش پشت ہیں۔ جنہوں نے خداوند کو اپنی واہیات باتوں سے غصہ دلایا" استثنا ۳۲-۲۰ اور "ایک نافرمانبردار اور حجتی قوم ہیں جن کے لئے وہ دن بھر اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے ہے" یسعیاہ ۶۵-۲: لیکن جب وہ پھر تائب ہوکر اُس کی طرف پھر ینگے۔ اور "اُس پر جسے اُنہوں نے چھیدا ہے۔ نظر کرینگے"۔ "تب خداوند خدا اُن کی اسیری کو بدلے گا۔ اور اُن پر رحم فرماویگا۔ اور پھر کر اُنہیں اُن سب گروہوں میں سے جن میں خداوند اُن کے خدا نے اُنہیں تتر بتر کیا ہے جمع کریگا۔ اور اگر اُن میں سے کوئی آسمان کی اُس انتہا تک ہنکایا گیا ہوگا۔ تو خداوند تیرا خدا وہاں سے اُسے پھیر لاویگا۔ اور اسرائیل کو اُس سرزمین میں۔ جس پر اُن کے باپ دادے قابض تھے لاویگا۔ اور وہ اُس کے مالک ہونگے": لیکن یہہ کب۔ اور کیونکر ہوگا ہم نہیں بتلا سکتے۔ تو بھی آثار نظر آتے ہیں۔ کہ وہ وقت نزدیک ہے:

پنجاب مشن نیوز مطبوعہ ۱۵ مئی بحوالہ اسپکٹیٹر لکھتا ہے کہ یروسلم کے انگلیکن بشپ اخبار فرائیڈ ٹرٹیمز میں اپنے ایک خط میں چند ماجروں کا ذکر لکھتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا۔ کہ یہودی یروسلم کو پلٹے چلے جاتے ہیں: "چند پچھلے برسوں میں قریب ایک لاکھ یہودی زمین مقدس میں داخل ہوئے اور ایک بہت بڑی جماعت عنقریب داخل ہونیوالی ہے": وہ لکھتے ہیں کہ "کوئی شخص بالامکان یہودی جلاوطنی کے آیندہ سات برس کی پیش گوئی نہیں کرسکتا" اُس پر پنجاب مشن نیوز لکھتا ہے۔ کہ "اگر بشپ موصوف کی رائے اُن امور کی نسبت جو وقوع میں آرہے ہیں۔ صحیح ہے۔ تو ہمارے روبرو ایک ایسا ماجرا وقوع پذیر ہونے والا ہے۔ جو میڈیٹرینین ایشیا کے پولیٹکس (ملکی معاملات) میں انقلاب پیدا کریگا: فی الحال ساحل۔ اور یروسلم اور دمشق کے درمیان ملک کو ریلوے کھولتے جاتے ہیں۔ اور اگر یہودی جلاوطنی بکثرت اس میں شامل ہوگی۔ تو مشرق میں سیریا پھر ایک بار نہایت بھاری مقام ہوجائیگا: یہودیوں کا ایک ملک پر پھر قابض ہونے کا خیال واقعی ایک نہایت عجیب خیال ہے" +

غور طلب

میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں میرے سوا کوئی خدا نہیں میں نے تیری کمر باندھی اگرچہ تو نے مجھے نہ پہچانا +

(یسعیاہ ۴۵-۵ و ۶)

کیا سائنس و علوم جدیدہ کی ترقی مسیحیت کو کچھ صدمہ پہنچا سکتی ہے؟

یہہ سوال فی زمانہ نہایت غور طلب ہے ÷ ہمارے لوکل ہمعصر سیول اینڈ ملٹری نیوز کے خیال میں تو سائنس اور علوم جدیدہ "کی ترقی مسیحیت کو نہ صرف صدمہ پہنچا سکتی ہے" بلکہ بڑا صدمہ پہنچایا ہے" ÷ وہ لکھتا ہے۔ کہ "فرانس اور امریکہ میں فیصدی ۹۰ آدمی ایسے ملیں گے۔ جو تثلیث کے معتقد نہیں ہیں۔ اور بیبل کو الہامی کتاب نہیں مانتے" اور اپنے خیال کے ثبوت میں لکھتا ہے۔ کہ "انگلستان میں بھی جہاں متمول اور خوش اعتقاد عیسائی اشاعت مذہب کے لئے فیاضی کا نمونہ دکھلاتے تھے۔ اب روز بروز ایسے شخصوں کی تعداد کم ہو رہی ہے چنانچہ اکثر مشنری سوسائٹیاں مالی مشکلات میں مبتلا ہوتی جاتی ہیں ÷ سال گذشتہ میں چرچ آف انگلنڈ مشن کے فنڈ میں سال ماسبق سے ۱۵ ہزار پونڈ کم آمدنی ہوئی ÷ لنڈن مشنری سوسائٹی کے خزانہ میں ۳۳ ہزار پونڈ۔ اور وسلیین مشنری سوسائٹی کے فنڈ میں ۲۰ ہزار پونڈ بپٹسٹ مشنری سوسائٹی کی آمدنی میں ۱۴ ہزار پونڈ کا گھاٹا تھا" ÷ اس مالی مشکلات نے نہ صرف اسی قدر مسیحی مذہب کو صدمہ پہنچایا ہے بلکہ ہمعصر موصوف اس اُمید میں مسرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ زر کی کمی جو بوجہہ ترقی سائنس یورپ و امریکہ میں بے اعتقادی پیدا ہونے سے واقع ہوگی۔ وہ مسیحیت کو صفحۂ دنیا سے نیست و نابود کر دیگی ÷ غالباً اُس نے مسیحی کلیسیا کی تواریخ کو نہیں پڑھا ورنہ اُس کو معلوم ہوتا۔ کہ مسیحیت چنداں محتاج زر نہیں ہے۔ اور وہ اُس کے قدموں سے لگا ہوا ہے ÷ وہ غریب و بے زر لوگوں سے دنیا میں پھیلی اور بڑھی۔ اور اُس کے واعظین اوّلین مفلس و نادار لوگوں میں سے تھے ÷ لکھا ہے۔ کہ پطرس نے ایک مادرزاد لنگڑے کو جو کچھ پانے کی اُمید میں تھا چنگا کرنے سے پہلے یہہ کہا "روپا اور سونا میرے پاس نہیں۔ پر جو میرے پاس ہے تجھے دیتا ہوں۔ یسوع مسیح ناصری کے نام سے اُٹھ۔ اور چل ÷" مسیحیت روپیہ کی نہیں۔ بلکہ روپیہ مسیحیت کا ہے۔ "چاندی میری ہے۔ اور سونا میرا ہے۔ رب الافواج فرماتا ہے" حجی ۲-۸ ÷ ہمارا ہمعصر بعض مشنری سوسائٹیوں کی کمی آمدنی سے متفکر نہو۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہے۔ اور ہوتا رہیگا۔ کہ ایک کی کمی کو دوسرے کی مسیحی سخاوت پورا کر دیتی ہے ÷ مسیحی کلیسیا اپنے قیام و ترقی کے لئے کسی دنیوی فانی شَے کی دست نگر نہیں ہے۔ اور اپنا کامل بھروسا اپنے آسمانی باپ کے وعدوں پر رکھتی ہے۔ جو اُس کی اقبالمندی اور غلبہ کی نسبت کئے گئے ہیں ÷

اَے بیٹی سُن لے اور سوچ اور اپنے کان اِدھر دھر۔ اور اپنے لوگوں اور اپنے باپ کے گھر کو بھول جا ÷ تاکہ بادشاہ تیرے جمال کا نہایت مشتاق ہو۔ کہ وہ تیرا خداوند ہے۔ تو اُسے سجدہ کر۔ اور صور کی بیٹی ہدیئے لاویگی۔ قوم کے دولتمند تیری خوشامد کریں گے ÷
زبور ۴۵-۱۰ و ۱۱ و ۱۲ ÷

پھر سائنس اور علوم جدیدہ کی ترقی و اشاعت سے بھی مسیحیت کو کچھ صدمہ پہنچنے کا اندیشہ مطلق نہیں ہے۔ بلکہ وہ اُنہیں اپنے فرمانبردار خادم قبول کر کے بشکر گذاری اُن کی خدمات سے فائدہ حاصل کرے گی۔ جیسا کہ زمانہ حال کے ایک مستند داناے عالم الگزینڈر مسٹر ڈی۔ ڈی نے لکھا ہے کہ "مسیحیت نے علم طبعی کی صحتوں کو خود اپنے۔ اور اپنی خدمت کے لئے منسوب کرنے۔ اور نئی اور اصلی تحقیقات کے ساتھ اپنے علاقہ کو ٹھیک کرنے میں کبھی کوئی مشکل درپیش نہیں پائی ÷ اور یہ بالکل صاف وجہہ سے ہوا کہ وہ حق باتیں تھیں ÷ بہت سے عیسائی ٹولمی کے پُرانے نظام شمسی کی شکست پر جس کے مطابق زمین عالم کا مرکز قرار دی گئی تھی۔ خوف زدہ ہوئے ÷ اس حقیقت کا بیان کرنا ضرور نہیں کہ۔ کوپرنیکس۔ جس نے اس سچی سائنٹفک رائے کو سوچا۔ خود ایک مذہبی۔ اور نہایت فروتن ایماندار شخص تھا۔ اور ہم بدلجمعی کہہ سکتے ہیں کہ لنڈن میں کوئی ہوشیار عیسائی کوپرنیکن رائے کو قبول کرنے میں کوئی مشکل نہیں پاتا ہے ÷ جبکہ علم ترکیب زمین کے عالموں نے زمین کی قدامت معہ اُس کی کثیر نباتی اور حیوانی قسموں کے ثابت کرنی شروع کی۔ تو بہت خوف اور بدعت کی پکار بے لحاظی سے ہوئی تھی۔ لیکن اب کوئی صحیح المزاج عیسائی زمین کی قدامت کی حقیقت کو قبول کرنے۔ اور اِس بات کو ظاہر کرنے کے لئے علم کا شکر گذار ہونے میں کوئی عظیم مشکل نہیں پاتا ہے ÷ اور ایسا ہی برتاؤ سائنس کے صحیح اظہارات کے ساتھ جہاں وہ روایتی علم الٰہی کی رایوں کے ساتھ ٹکر کھائینگے آیندہ زمانے میں ہوگا ÷ خواہ وہ ابتدا میں کیسے ہی اضطراب کا باعث ہوں مسیحی دین جلد اپنے کو اُن کے ساتھ ٹھیک بنانے کے قابل ہوگا۔ اور عیسائیوں کو اصلی سچائی ظاہر کرنے کے لئے۔ اور خدا کی پیدا کرنے والی دانائی کا کامل تر اور صاف اظہار بخشنے کے لئے علم طبعی کے شکر گذار ہونے کا معقول سبب ہوگا ÷

بنظر اُس سب کے جو بیان کیا گیا ہے۔ فکر مستقل کو یہہ صاف ظاہر ہوگا کہ۔ کوئی ضرورت اُس حرارت مائل اندھے۔ اور نامناسب خوف کی نہیں ہے۔ جو اکثر عیسائیوں پر سائنس کی وجہہ سے قابض ہوتا۔ اور اُنہیں مضطرب کرتا ہے ÷ علم طبعی نہ تو اِس سچے مذہب کا دشمن ہے اور نہ حقیقت میں ہو سکتا ہے۔ زیادہ تر بنسبت اس کے کہ علم ترکیب زمین علم ریاضی و ہندسہ کا دشمن ہو سکے۔ یا نظام شمسی منطق فلاسفی۔ یا علمی کفایت شعاری کا دشمن ہو سکے ÷ سچا علم طبعی کبھی سچے مذہب کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور ایسے خیال سے اُس کے برخلاف ایک اندھا دھند خوف اور دشمنی رکھنا واجب ہے ÷ ایسا کرنا مسیحی دین میں اعتقاد نہیں لیکن اُس میں اعتقاد کی کمی پر یعنی سچائی اور سچائی کے خدا میں اعتقاد کی ایک کمی پر دلالت کرتا ہے ÷ المختصر سائنس کا اندھا دھند خوف صرف خدا سے بے اعتقاد ہونا۔ اور بے ایمانی کی ایک صورت ہے ÷

مراسلات

تثلیث مقدس

ہم نے اپنے پہلے مضمون میں جو یکم جون ۱۹۲۴ء کے نور افشاں میں شایع ہوا۔ ناظرین کی توجہ چند خاص اور بڑی باتوں کی طرف رجوع کی تھی۔ جن کا ذہن نشین کرنا مضامین کی سیری کے لئے ضرور ہے :: اب ہمارا ارادہ ہے کہ اپنے مہربان اڈیٹر کی اجازت سے اگر نور افشاں کے کالموں میں ہمارے حقیر مضامین کے واسطے جگہہ ہو تو (۱) بیان کریں۔ کہ مسئلہ تثلیث کیا ہے :: (۲) اس کا ثبوت اپنے خداوند کے کلام اور تعلیم حواریئن سے پیش کریں :: (۳) اس مقدس مسئلہ کی تاریخ مستند انگریزی اور جرمن تاریخوں سے نقل کریں :: (۴) اور اخیر میں جہانتک ممکن ہو ثابت کریں۔ کہ یہہ مسئلہ عقل و منطق کے ہرگز ہرگز خلاف نہیں۔ بلکہ برعکس اس کے اُن بھاری اور گہری باتوں میں سے ہے۔ جو ظاہرا ناممکن معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن جن کے ماننے سے عقل مطلق گریز نہیں کرسکتی ✣

(۱) مسئلہ تثلیث۔

اس مقدس مسئلہ کو پورے طور سے صحیح الفاظ میں بیان کرنا نہایت ہی مشکل ہے :: مسیحی مذہب کی ابتدائی چار اور پانچ صدیوں میں اس پر بڑی بحث رہی :: اتھاناسیس جیسے عالی دماغ بزرگوں نے۔ جن کے سامنے آجکل کے عالم باادب سرنگوں ہیں برسوں تک عرق دماغ ریختہ کیا تا اس کے ادا کرنے کے لئے درست الفاظ ڈھونڈھیں :: مسیحی ممالک کے کل اسقفوں نے بڑے دور دراز کے سفر کئے اور کونسلیں منعقد کیں۔ تاکہ یہہ مسئلہ صاف ہوجائے۔ اور کوئی عقاید نامہ مرتب کیا جائے جس میں نجات دہندہ کی اُس تعلیم کا۔ جو اُس نے اس بارہ میں دی تھی۔ صحیح خلاصہ صحیح الفاظ میں درج ہو۔ اور بدعتیوں کے باطل توہمات بھی ہر زمانے میں رد ہوتے رہیں :: اس بحث کا پورا پورا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ کریں گے۔ یہاں فقط اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ اُس زمانے کے تمام مباحثے یونانی۔ اور لاطینی زبانوں میں ہوتے رہے۔ جو زبانیں از حد ادق اور پُر معنی ہیں۔ اور جنکی برابری اُردو فارسی۔ بلکہ عربی کے واسطے مشکل۔ شاید ناممکن ہے :: چونکہ بڑے بڑے عالم صدیوں سے ان زبانوں میں سوچتے اور کتابیں تصنیف کرتے آئے تھے :: اس لئے اِن زبانوں کو اس درجہ کی باریک بیانی حاصل تھی۔ کہ اُن کے بعد شاید ہی کسی زبان کو نصیب ہوئی ہو :: علاوہ ازیں رومی سلطنت کے پھیلاؤ۔ اور سکندر اعظم کی فتوحات کے باعث لاطینی اور یونانی زبانیں مشرقی ملکوں میں بھی خوب رایج تھیں :: غرض یہہ ہے کہ اس مسئلہ اور اس کے متعلق کی بحثوں کی اصطلاحیں یونانی اور لاطینی میں ہیں۔ اور اُن کے ہموزن اور ہم معنی الفاظ ہیں اپنی زبان میں بمشکل دستیاب ہوتے ہیں :: تثلیث کی سدی بحث میں اس کمی اور دقت کو یاد رکھنا ضرور ہے ✣

اِس مقدس مسئلے کا پورا اور صحیح بیان مسیحی کلیسیا کے ایک نہایت قدیم عقاید نامہ میں پایا جاتا ہے۔ جو اتھناسیس کے نام سے مشہور ہے :: اس عقاید نامہ کی تصنیف اور تاریخ کی بابت ایک بڑی بحث ہے۔ جسکا ذکر یہاں نہیں ہوسکتا :: یہاں فقط اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ اس عقاید نامے کو انگلشد کی کلیسیا قبول کرتی ہے (دیکھو ۳۹ آرٹیکلس کا آٹھواں آرٹکل) علاوہ ازیں آٹن شہر کی کلیسیا نے ۶۷۰ء میں فرانسیس کلیسیا نے چھٹی صدی میں ہسپانیہ کی کلیسیا نے چھٹی صدی میں اور روم کی کلیسیا نے دسویں صدی عیسوی میں اس عقاید نامہ کو درست اور صحیح سمجھکر اپنے عقاید میں شامل کیا :: پس ہم ان قدیم اور با اقتدار کلیسیاؤں کی سند پر تثلیث کے اِس بیان کو جو اس عقاید نامہ میں ہے قبول کرتے ہیں۔ اور اُس کا ترجمہ جو ہمارے بزرگ اور عالم بشپ فرنچ صاحب مرحوم نے کیا تھا یہاں نقل کرتے ہیں ✣

گیتھولک کلیسیا (یا کلیسیائے جامع) کا ایمان یہہ ہے۔ کہ ہم تثلیث میں خدائے واحد کی۔ اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ نہ اقانیم کو مخلوط کریں۔ نہ جوہر ذات کو تقسیم :: کیونکہ اقنومیت اب کی اَور ہے۔ ابن کی اَور۔ اور روح القدس کی اَور ہے۔ لیکن اب و ابن و روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر۔ عظمت ازلی یکساں۔ جیسا اب ہے ویسا ہی ابن۔ اور ویسا ہی روح القدس ہے :: اب غیر مخلوق۔ ابن غیر مخلوق۔ اور روح القدس غیر مخلوق ہے :: اب غیر محدود۔ ابن غیر محدود۔ اور روح القدس غیر محدود ہے :: اب ازلی۔ ابن ازلی۔ روح القدس ازلی ہے تو بھی تین ازلی نہیں۔ بلکہ ایک ازلی ہے :: اسی طرح تین غیر مخلوق نہیں۔ نہ تین غیر محدود۔ بلکہ ایک غیر مخلوق۔ اور ایک غیر محدود ہے :: اسی طرح اب قادر مطلق۔ ابن قادر مطلق روح القدس قادر مطلق ہے۔ تو بھی تین قادر مطلق نہیں۔ بلکہ ایک قادر مطلق ہے۔ ویسا ہی اب خدا۔ ابن خدا۔ اور روح القدس خدا ہے۔ تسپر بھی تین خدا نہیں۔ بلکہ ایک خدا ہے :: اسی طرح اب خداوند۔ ابن خداوند۔ اور روح القدس خداوند ہے۔ تو بھی تین خداوند نہیں۔ بلکہ ایک خداوند ہے :: کیونکہ جس طرح مسیحی حقیقی ایمان ہمیں قایل کرتا ہے۔ کہ ہر ایک اقنوم جُدا گانہ خدا اور خداوند ہے۔ اسی طرح کیتھولک کلیسیا کے دین حق سے یہہ کہنا منع ہے۔ کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں :: اب کسی سے مصنوع نہیں۔ نہ مخلوق۔ نہ مولود :: ابن صرف اب سے ہے مصنوع نہیں۔ نہ مخلوق۔ بلکہ مولود ہے :: روح القدس اب و ابن سے ہے :: نہ مصنوع۔ نہ مخلوق۔ نہ مولود بلکہ صادر ہے :: پس ایک اب ہے نہ تین ابا

ایک ابن ہے نہ تین ابناد - ایک روح القدس ہے نہ تین روح روح القدس ؛ اور اس تثلیث میں کوئی مقدم یا موخر نہیں کوئی کبیر یا صغیر نہیں - بلکہ تینوں اقانیم ہمقدم اور ہمقدر ہیں +

باقی آیندہ

راقم

نارو والیہ

بائبل ہماری سپر ہے +

حل الکبیر کی لڑائی میں لائٹ الفنٹری کا ایک سپاہی موت سے عجیب طرح بچا ؛ خندق کھودتے وقت دشمن نے اُس کی طرف گولی چلائی جو اُس کے بیگ میں لگی جو اُس کے پہلو پر لٹکتا تھا جس میں انجیل مقدس کی ایک جلد تھی گولی اُس جلد پر لگی - اور دوسری طرف کو گھوم گئی - ورنہ وہ پہلو میں لگنے سے ضرور ہلاک ہو جاتا - پس گولی اُس کی ران میں گھسکر پار ہو گئی مگر وہ جلد اُس زخم سے صحت یاب ہو گیا اُس سپاہی کی معہ انجیل کے تصویر کھنچوائی گئی - اور حضور ملکہ معظمہ کو بھیجی گئی ؛ وہ انجیل اُس سپاہی کے لئے مثل ایک سپر کے تھی - اور اس سے اُس کی جان محفوظ رہی ؛ بیشک بائبل ہماری روح کے لئے ایک سپر ہے - ہمارا خداوند مسیح بھی اس سپر کو کام میں لایا جبکہ شیطان نے آزمایش کی تین گولیاں اُس پر چلائیں جنہیں خداوند نے کلام کی سپر سے روکا اور دفع کیا - اور یہہ صلیب کے ہر ایک سپاہی کیلئے نمونہ اور نصیحت ہے - کہ وہ بھی اِس سپر کو کام میں لاوے - جبکہ شیطان اور اُس کے ناپاک فرشتے اُس پر اپنی گولی چلاویں +

الراقم

ٹامس ڈینیس از شبر ضلع گورداسپور

بخدمت مکرم و معظم جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں

تسلیم - میں چند سطور برائے اندراج اخبار ارسال خدمت کرتا ہوں - مہربانی کرکے اگر لایق اندراج ہوں - تو اُن کو کسی گوشہ اخبار میں جگہہ دیں ممنون ہونگا +

اعلان

ضروری گذارش : بخدمت جمیع احباب و علماء دین اسلام سلمہم اللہ تعالیٰ +

آپ صاحبوں کی خدمت شریف میں بذریعہ اخبار اطلاع کی جاتی ہے - کہ مجھ پر خداوند تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دین عیسوی کی اصلی حقیقت - اور اُس کی سچائی - اور نجات کا راستہ بعد تحقیقات اور غور کے منکشف کر دیا ہے - اور چونکہ گذشتہ سال یعنے ۵ فروری ۹۳ء کو پادری بیٹمن صاحب کے ہاتھ سے مجھکو اصطباغ بھی ہو چکا ہے - تاہم میرے کئی عزیزوں کو میرے عیسائی ہو جانے کی پختہ خبر نہیں ملی تھی - اور وہ علماء محمدی جن کا میرے ساتھ دوستانہ تعلق ہے - اُن کو بھی کم خبر تھی - کیونکہ اکثر کے سابقہ رابطہ اتحاد کے سبب وہ اپنی نئی نئی تصنیفات میرے پاس بھیجتے رہتے ہیں - صرف ضلع امرتسر و ضلع گورداسپور کے لوگوں کو میرے عیسائی ہو جانے کی خبر ہے کیونکہ ایک ماہ کی رخصت لیکر اپنے وطن موضع کھٹیالہ سیان مشہور جو فتح گڈھ چوڑیاں کے متصل ہے ماہ مئی میں گیا تھا - تو بعض رشتہ داروں اور ایک قصبہ جوتلونڈی کے نام سے موسوم ہے اُس کے باشندوں نے اپنا دل کھولکر میری تحقیر کی - بلکہ ایک شخص میرے قتل کے فکر میں تھے - خداوند تعالیٰ نے مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھا اور اُن کی شرارت سے بچایا ؛ خداوند میری قوت اور میرا فخر ہے - وہ میری نجات ہو گیا ؛ مگر یہہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ اگر کوئی شخص خلوص نیت سے خداوند مسیح پر ایمان لاوے کو اُس کو اپنا منجی سمجھے - تو اُس کے دل کو خدا باپ کی طرف سے ایک ایسا استقلال عطا کیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی مخالفتوں اور مختلف اور تکلیفوں سے نہیں ڈرتا - بلکہ ایسے حالت میں خدا پاک کی رضامندی حاصل کرنے کی خوشی پہلے کی بہ نسبت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور پھر دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں ؛ اب میں اُن انجمنوں کو جو حمایت اسلام وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں - اطلاع دیتا ہوں - کہ کوئی رسالہ اسلامی یا کوئی کتاب اسلامی میرے پاس نہ بھیجیں - اگر بھیجیں گے تو واپس کیجائیگی جس حالت میں کہ کامل دو سال سے میں نے اپنے مضمون لکھنے بند کر دئے ہیں - تو پھر کیوں وہ بار بار رسالوں کے بھیجنے کی تکلیف اُٹھاتے ہیں ؟ +

احقر العباد خیر الدین ڈیرہ غازی خاں

میرے مکرم صاحب اڈیٹر نور افشاں سلامت

تسلیم - چونکہ آپ کو ہمیشہ بہتری و بہبودی مسیحیوں کی مد نظر رہتی ہے - بدیں سبب احقر بھی تکلیف دہ ہوتا ہے اور اُمید واثق رکھتا ہے - کہ آپ ازراہ نوازش اشتہار ذیل کو اپنے اخبار گوہر بار کے کسی کالم میں بنظر رفاہ عام چند بار درج فرماکر اس خاکسار کو ممنون و مشکور فرماویں گے - زیادہ نیاز +

آپ کا خادم خاص
سموئیل سید نظام الدین

اِشتہار

واضح ہو - کہ کچھ عرصہ سے ایک مدرسہ متعلقہ زنانہ میڈیکل مشن امرتسر واسطے نابینا مسیحیوں کے کھولا گیا ہے - جس میں کرسیاں - موڑھے - چلنیں - اور ہر قسم کی انگریزی ٹوکریاں وغیرہ بنانی سکھلائی جاتی ہیں ؛ چنانچہ اس وقت

تک بفضلِ ایزدی یہ سبھی نابینا عورتوں کا شمار بیس تک پہنچ چکا ہے اور یہ جو کام اُن کو سکھلایا جاتا ہے اُس کو وے بوجہ احسن خداوند کے جلال کے لئے انجام دیتی ہیں۔ پر افسوس یہہ ہے۔ کہ تا حال مردوں کی تعداد کچھ بھی نہیں۔ اس سبب سے جملہ مسیحی بھائیوں۔ اور بزرگوں۔ اور خاصکر مشنری صاحبوں کی خدمتِ سراپا برکت میں مجھ خاکسار کی عرض یہہ ہے۔ کہ جن جن حضرات کے ماتحت ایسے مسیحی مرد یا جوان لڑکے ہوں۔ جو آنکھوں سے معذور ہوں۔ تو اُن کو ازراہ نوازش و کرم جنابہ بزرگ مس ہیولٹ صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ زنانہ میڈیکل مشن امرتسر کی خدمت فیضدرجت میں روانہ فرما دیں۔ ان بھائیوں اور بہنوں کو علاوہ اِس دنیوی کام کے دینی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔ تاکہ روحانی اور جسمانی دونوں غذائیں۔ اُن کو ساتھ ساتھ ملتی جاویں۔ اور ہر طور سے خداوند کی خوشنودی۔ اور اُسکا جلال نمایاں ہو۔ نیز یہہ بھی اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ سردست ایک قلیل وظیفہ ملتا ہے۔ پر جتنا جلد وے لوگ کام کے سیکھنے میں کامیاب ہوتے جاینگے اُتنا ہی جلد وظیفہ بھی بڑھتا جاے گا ✦

المشتہر

مسمی کل سید نظام الدین منیجر مدرسہ
مذکورہ بالا

ایک بزرگانہ خیال

پیارے اڈیٹر صاحب۔ اُمید ہے کہ آپ براہ مہربانی اس عجیب خیال کو اپنے اخبار میں درج کرنے سے مجھے ممنون فرمائیں گے۔ جو ہمارے معزز ناظرین کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا ✦

مجھکو ایک بڑے عالم فاضل اور بزرگ انگریز پادری صاحب سے ایک چٹھی ملی جس میں اُنہوں نے اپنے سٹیشن اور جماعت کے کچھ حالات تحریر فرمائے۔ از انجملہ اُن کا ایک خیال اپنی جماعت کے لئے دیسی پاسٹر کی تقرری کی نسبت بھی مندرج تھا۔ کہ جس کو میں صرف اس ارادے سے بجنسہ نقل کر کے جناب کے پاس بھیجتا ہوں۔ تاکہ ہمارے معزز مسیحی ناظرین ایسے خیال کی بابت اپنی رائے دے سکیں۔ اور اگر ایسے آدمی کا ملنا ممکن ہے۔ تو مہربانی کر کے اُس کے نام و نشان کا پتہ دیں۔ تاکہ وہ پادری صاحب اُس کے پاسٹر ہونے کے لئے سفارش کریں۔ اور ایک دیسی جماعت کا بھی بھلا ہووے ✦

قول پادری صاحب

(میں کسی سے درخواست نہ کروں گا۔ کہ وہ وہاں (فلاں شہر کی جماعت میں) پادری کا کام کرے جب تک کہ مجھے ایسا آدمی ملے جس پر تہمت لگانا غیر ممکن ہوگا) ✦

راقم
ثالث بالخیر
انگلستان

غور طلب

(۱ تمطاؤس ۶ باب ۹ و ۱۰)

پر وے جو دولتمند ہوا چاہتے ہیں سو امتحان اور پھندے میں اور بہت سی بیہودہ اور خلل کرنیوالی خواہشوں میں پڑتے ہیں جو آدمیوں کو تباہی اور ہلاکت میں ڈبا دیتی ہیں۔ کیونکہ زر کی دوستی ساری برائیوں کی جڑ ہے جسکے بعضے آرزومند ہو کے ایمان کی راہ سے بھٹک گئے اور اپنے تئیں طرح طرح کے غموں سے چھیدا

منقولات

ہندوستان کی تجارت

یہہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ہر ایک ملک کی بہبودی ترقی تجارت پر موقوف ہے۔ حرفت و صنعت بھی تجارت کی لونڈیاں ہیں کیسی ہی عمدہ سے عمدہ چیز ہو کیسی ہی نایاب شے ہو جبتک اس کو شہرت نہ دی جائے اور جس ملک کے باشندوں کو اسکی ضرورت ہے وہاں لیجا کر خاص و عام کے سامنے پیش نہ کریں اس وقت تک اس کی کچھ قیمت نہیں ہے۔ انگلستان کے تمام مقبوضات ملک گیری کے ارادے سے فتح نہیں کئے گئے دنیا کے ہر ایک حصہ میں فوجی جمعیت سے پہلے انگریزی سوداگروں کے قدم پہنچے ہیں۔ ایسٹ انڈیا کمپنی ملک گیری کے قصد سے ہندوستان میں ہرگز نہ آئی تھی امریکہ میں اولوالعزم انگریز سونے کی کانوں کی تلاش میں پہنچے تھے لیکن یہہ محض بخشائش الٰہی ہے کہ روے زمین کا بہترین حصہ آج اُن کے قبضۂ قدرت میں ہے ✦

آجکل افریقہ میں جو جنگ آزمائیاں کی جاتی ہیں وہ بھی محض اس غرض سے ہیں کہ یوروپین اشیائے تجارت کے لئے جدید منڈی بہم پہنچائی جائے سب سے مقدم خیال جو ایک یوروپین مدبر کے دماغ میں جگہ لیتا ہے وہ یہہ ہے کہ کوئی امر اس کے ملک کی تجارت میں سد راہ نہو۔ اور سچ یہہ ہے کہ تنہا ملک گیری سے کوئی قوم دولتمند نہیں ہو سکتی روس کے قبضے میں روے زمین کا تہائی حصہ ہے لیکن تجارت میں وہ جرمنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو قبضے میں اس کے ایک صوبے

کے برابر ہے +

فاتح اور سوداگر میں اس قدر فرق ہے کہ اول الذکر تلوار کے زور سے کسی ملک کے مال و دولت پر قابض ہوتا ہے اور سوداگر ایسا جادو کرتا ہے کہ لوگ برضا و رغبت اپنی جیبیں خالی کر کے اُس کی نذر کرتے ہیں۔ ہندوستان میں ترقی افلاس کی طرف یہی سبب ہے کہ تجارت کے اصول سے بخوبی واقف نہیں ہیں اگرچہ نقشہ جات سرکاری میں ہر سال نمایان اضافہ درآمد و برآمد مال کا دکھلایا جاتا ہے لیکن اہل ہند کو اس تجارت سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ درآمد و برآمد دونوں قسم کی سوداگری یورپئین تجاران کے ہاتھ میں ہے۔ غلہ۔ سونا۔ روئی۔ تیل۔ چارہ۔ جو اس ملک کی بڑی پیداوار ہیں یہہ سب چیزیں یورپئین سوداگر ولایت کو بھیجتے ہیں۔ کپڑا۔ سونا۔ چاندی۔ اشیا سوداگری سب یورپئین سوداگروں کی معرفت یہاں آتا ہے اور معقول نفع بغیر کسی دردسری کے ولایتی کوٹھی کی پاکٹ میں جاتا ہے۔ تجارت میں اس قدر روپئے کی ضرورت نہیں ہے جسقدر کہ واقفیت۔ دیانت اور کفایت شعاری کی حاجت ہے +

ہم نہیں جانتے ملازمت پر لوگ کیوں فریفتہ ہیں جبکہ اپنی آنکھوں سے روز دیکھتے ہیں کہ ایک ادنیٰ دکاندار اگر ذرا استقلال اور محنت سے کام کرے تو چند روز میں متمول ہو سکتا ہے ہمنے دیکھا کہ دہلی میں برف اور شربت بیچنے والے جنہوں نے شروع میں دس روپیہ سے زیادہ سرمایہ دوکان میں نہیں لگایا۔ سال بھر میں چھہ مہینے تک ان کی آمدنی کی اوسط دس روپیہ روز سے کم نہیں ہے جو ایک تحصیلدار کی تنخواہ سے زیادہ ہے۔ جس کے سر پر صدہا ذمہ داریاں اور جس کی جان کو ہزار طرح کی تشویش لاحق رہتی ہے لیکن ایک مفلس پاس ہندوستانی دُکا دس روپیہ ماہوار کی نوکری کو دکانداری پر ترجیح دیتا ہے۔ اور اپنی آزادی کو فروخت کر دیتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کے گریجویٹ ضلع کی عدالتوں میں برسوں تک اس امید میں امیدواری کرتے ہیں کہ شاید چالیس پچاس روپیہ ماہوار کی کوئی اسامی مل جائے اور ایک جاہل محض مارواڑی جسکو نہ تو پولیٹکل اکونومی کے مسائل معلوم ہیں نہ روئے زمین کے جغرافیہ کا علم ہے نہ فزیکل سائنس سے بہرہ اندوز ہے ایک سودے میں اسقدر روپیہ کما لیتا ہے جو ہمارے بابو صاحب سال بھر کی نوکری (غلامی) میں پیدا نہیں کر سکتے ہیں۔ اور اگر ہندوستانی سوداگروں کی تجارت بالواسطہ نہ ہوتی اور اصول تجارت سے بخوبی واقف ہوتے تو ان کا منافع اور بھی زیادہ ہوتا بڑی مشکل یہہ ہے کہ عموماً تعلیم یافتگان کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور اکثر ہندوستانی سوداگر تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ اس لئے اگر ہم یہہ کہیں کہ ہندوستان میں تجارت نہیں ہے تو شاید مبالغہ نہوگا۔ چند روز ہوئے کہ ایک اخبار کا رپورٹر مسٹر دادابھائی نوروجی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت جو کچھ بات چیت ہوئی اُسکا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں +

مسٹر دادابھائی نے فرمایا کہ ہندوستان میں کوئی تجارت نہیں ہے۔ رپورٹر۔ (حیرانی سے) کیا سرکاری نقشہ جات محض فرضی ہیں؟ نوروجی۔ میرا یہہ مطلب نہیں ہے کہ آپ میرے جواب کے لفظی معنی پر غور کیجئے۔ میرا مطلب یہہ ہے کہ اعداد و رقوم جو نقشہ جات ہند میں درج ہوتے ہیں اگر ان پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بمقابلہ آبادی کے اس قدر کم تجارت ہوتی ہے کہ یہہ کہنا کہ کوئی تجارت ہندوستان میں نہیں ہے قابل معافی مبالغہ ہے۔ ۱۸۹۳ء میں ہندوستان نے ولایت کو ۹ کروڑ ۲۳ لاکھ ۲۸ ۵ پونڈ کا مال روانہ کیا۔ جس میں سے پانچواں حصہ دیسی ریاستوں سے آیا۔ مگر اس کے مقابلے میں اخراجات اور زیادہ ہوگئے ہندوستان تمام دنیا میں سب سے زیادہ مفلس ملک ہے۔ اسکی اوسط آمدنی فی کس ۲ پونڈ سالانہ ہے حالانکہ اُس بد انتظام ملک یعنے ٹرکی میں فی سر چار پونڈ سالانہ آمدنی ہے۔ ۲۸ کروڑ آبادی کا خیال کیجئے اگر فی کس ایک پونڈ کا ولایتی مال ہندوستان میں صرف ہو تو آپ سمجھ سکتے ہیں۔ ہمسے زیادہ آپ کے مال کا خریدار کوئی شخص نہوگا۔ ہم اتنا مال آپ سے خریدیں جتنا باقی ممالک روئے زمین نہیں لیتے ہیں۔ تو وسیع تجارت کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ انگلستان میں کوئی بیکار نرہیگا بلکہ یہہ فکر لاحق ہوگی کہ کام کیونکر انجام دیا جائے۔ آسٹریلیا کی کولونی فی کس ۸ پونڈ کا مال آپ سے خریدتی ہے +

رپورٹر۔ ہندوستان کی غربت کا سبب شاید آپکی رائے میں ہمارا انتظام ہے میں تو ابھی اچھی طرح سے نہیں سمجھا اگر ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے تب بھی تو انتظام ملک کے لئے ایکمد رقم کثیر صرف کرنی ہوگی +

نوروجی۔ یہہ ٹھیک ہے۔ لیکن ملک کا روپیہ ملک میں خرچ ہوگا۔ ملک کا سرمایہ زیادہ ہوگا۔ جیسا کہ انگلستان کا حال ہے اسی تفاوت کے سبب سے ہم لوگ غریب ہیں اگر حکام انگریزی حکمرانان خاندان مغلیہ کی طرح ہندوستان میں مستقل طور پر بود و باش اختیار کریں تو دولت ملک سے باہر نہ جائے۔ جہاں کوئی افسر پنشن یاب ہوتا ہے اس کی پنشن اس کے ساتھ جاتی ہے اب اس رقم کی تعداد اگر ۱ کروڑ روپیہ سال رکھیے اور پانچ فیصدی کا سود لگائے تو خیال کیجئے کہ ۵۰ سال میں یہہ رقم کس حد کو پہنچی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپکو اتفاق ہوگا کہ اس رقم کا نقصان اُٹھا کر ہندوستان روز بروز مفلس ہوتا جاتا ہے +

رپورٹر۔ اس کے معنی میں یہہ سمجھوں کہ ہندوستان اسیوقت خوشحال ہو سکتا ہے جب انگریزی حکومت سے آزاد ہو +

نوروجی۔ نہیں کسی تعلیم یافتہ ہندوستانی کی یہہ رائے نہیں ہے اور اس سے بڑھکر کوئی غلطی نہیں ہو سکتی اگر خیال کیا جائے کہ اہل ہند کی یہہ خواہش ہے بلکہ برعکس اس کے تعلیم یافتہ ہندیوں کی رائے ہے کہ انگریزی حکومت کے سایہ عاطفت میں ہی ہندوستان خوشحال ہو سکتا ہے اور یہی وجہہ ہے کہ ہندوستان خواہاں ہے کہ انگلستان کوئی عام ناراضی رعایا کے دلوں میں نہ پیدا کرے۔ اور تحقیق افلاس ہی دنیا میں سب سے بڑھکر ناراضی پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے +

رپورٹر۔ قبل اس کے کہ مسٹر نوروجی میں آپ سے رخصت ہوں ایک سوال کا جواب عنایت کیجئے وہ یہہ کہ انگریزوں

اور ہندوستانیوں کے بیچ کے تعلقات کیسے ہیں؟ +

نور وجی - میں خیال کرتا ہوں کہ تعلقات بجائے اچھے ہونے کے روز بروز خراب ہوتے جاتے ہیں +

رپورٹر - کیا واقعی یہہ حالت ہے مجھے یہہ سن کر سخت حیرت ہوئی +

نور وجی - یہی حالت ہے سفر کی آسانیوں کے باعث اب انگریز ہندوستان میں زمانہ سابق کی نسبت کم رہتے ہیں کیونکہ قلیل رخصت پر بھی ولایت آسکتے ہیں اس لئے ہندوستانیوں سے کم ملتے ہیں" +

واقعات اور آرائیں

مدراس میں مشن کا کام

امریکن لوتھرن مشن جو مدراس کے شمالی اطراف میں پچاس برس سے خداوند کی خدمت میں مصروف ہے - اُس کی سالیانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا - کہ اُس میں گیارہ ولایتی مشنری ہیں - جن میں چار دیسی مشنری ہیں - اگرچہ ایک طرح سے یہہ ایک چھوٹا مشن ہے - توبھی اُس ملک میں اُس نے بڑا کام کیا ہے: قریباً بیس ہزار آدمی شروع سے ابتک اُس کے ذریعہ مسیحی ہوئے ہیں جو چار سو پچیس ۴۲۵ گانوؤں میں آباد ہیں - ۱۴۰۲۶۵ مسیحی اب موجود ہیں - جن میں سے ۹۱۰ ۵ شریک کلیسیا ہیں - اور ۴۷۰ ۵ عیسائی لڑکے لڑکیاں ہیں +

یہہ سال مشن کا سال جوبلی تھا - اور مشنریوں نے جگہہ جگہہ جاکر مسیحیوں میں خوشی منائی - شکر گزاری کا چندہ فراہم ہوا - اور مسیحیوں کا کھانا کیا گیا: ایک مقام پر ذات پات کے باعث ایک قوم والوں نے کھانے سے انکار کیا - جس کے باعث مشنریوں کو حیرانی ہوئی: فی الحقیقت یہہ ذات کا کیڑا ہر کہیں ہندوستان میں موجود ہے - اور بڑی مشکل سے مرتا ہے +

اس مشن میں ۱۳۱ دیسی منّاد - ۴۴ مددگار - اور ۱۰۲ دیسی معلّم ہیں: ۲۰۸ سکول ہیں جن میں ۲۹۰۳ مسیحی لڑکے - اور ۶۲۰ مسیحی لڑکیاں ہیں - اور کل لڑکے اِن سکولوں میں ۴۰۰۰ ہیں +

قاہرہ

یہہ شہر مصر کا دار الخلافہ ہے جو نیل کے دھنے مُقطّم پہاڑوں کے پاس آباد ہے - یہاں کے باشندے قریب ۴ لاکھ ہیں - عربی - ترکی - سوری - حبشی - فرنگی - عربی زبان زیادہ مُروّج ہے - مگر اور زبانیں بھی بولی جاتی ہیں - اور وہاں کے باشندوں کا لباس مختلف ہے: اُس کی چوڑائی ۳ ½ کوس ہے اور باہر سے خوشنما نظر آتا ہے - مگر اندر سے میلا غربا کے مکان خام امیروں کے مکان دو منزلہ سہ منزلہ پختہ ہیں: گلیاں تنگ اور متعفّن جن میں ہوا کے باعث گرد و غبار اُڑتا رہتا ہے جس کے سبب آنکھ کی بیماری پیدا ہوتی ہے: بارش کم ہوتی ہے - دریائے نیل کے ذریعہ ملک کا بہت سا حصہ سیراب کیا جاتا ہے: اِس شہر کی تنگی گلی مشہور ہے - جس میں صبح سے آدھی رات تک بڑا ہجوم رہتا ہے - دکاندار پکارتے ہیں کہ آؤ - خریدو - گھوڑے کم - گدھے بہت: جب لوگ گدھوں پر سوار ہوتے ہیں - تو گدھے والا بڑے زور سے پکارتا ہے " ہٹ جاؤ دہنی طرف ": وہاں مسلمان زیادہ ہیں - اور اُن کی مساجد نہایت خوبصورت ہیں - باقی لوگ قبطی مذہب رکھتے ہیں - اور یہہ مسیحی مذہب سے کچھ مناسبت رکھتا ہے - اور یہہ قدیم مصریوں کی اولاد میں سے ہیں: یہہ لوگ مسیح کے تھوڑے دنوں بعد مذہب مسیحی میں داخل ہوئے - اور جب عربی لوگوں نے مصر پر قبضہ کیا - تو قبطی لوگوں کو بہت تکلیف دی - مگر اُنہوں نے اپنے مذہب کو نہ چھوڑا: اس وقت اُس مذہب میں بہت سی جھوٹی باتیں مشہور ہیں - یہہ لوگ مسیح کو نجات دہندہ کہتے ہیں - مگر اُس کی اُلوہیت سے انکار ہے: قاہرہ میں امریکن مشن ہے - اور یہہ مشن ترقی پر ہے - اور قبطی مسیح کو نئے طرح سے قبول کرتے ہیں: خدیو مصر نے مشن کو بہت جگہہ دی ہے - جس میں گرجہ و سکول تعمیر کیا ہے +

(گیان پتر کا)

ہندوؤں کے ہاتھہ کا گوشت حلال ہے یا حرام؟

طلسم حیرت (مدراس) سوال کرتا اور لکھتا ہے کہ " اُس نواح میں بکثرت بکری کا گوشت ہندو کھٹیک بیچتے ہیں - اور عموماً مسلمان اُن کے ہاں سے لیکر کھاتے ہیں: چند روز پیشتر اس پر بڑے بڑے فتوے لکھے گئے - بعض صاحبوں نے اُسکا ردھی کیا - پھر جواب الجواب دئے گئے: مولوی عبد اللہ صاحب انجہانی کا بھی ایک فتویٰ بڑے زور دنکا اسپر ہوا - کہ " ہندوؤں کے ہاتھہ سے گوشت لیکر کھانا حرام ہے ": کتب فقہ سے بڑی بڑی دلیلیں پیش کی گئیں - یہہ سب کچھہ ہوا - مگر مسلمانوں کے مُنہہ سے گوشت کا چھوٹنا تو ظاہر ہے - قریب محال کے ہے: کون سُنتا تھا وہ فتوے سب دیکھنے دکھانے کے تھے - محدثین نے کہیں حدیث میں اُن کا پتا نہ پایا مقلدین نے اِدھر اُدھر کے ٹوٹے پھوٹے جملوں سے اُسے حلال بنایا - بہر حال دونوں کے مُنہہ سے اِس گوشت کا چھوٹنا غیر ممکن سی نظر آیا +

وہ لکھتا ہے کہ: ہمکو اس سے بحث نہیں کہ دراصل وہ حلال ہے یا حرام - مگر اتنا ضرور کہینگے کہ بزرگان دین نے جو باتیں پرہیز کی ہمکو بتائی ہیں اُس میں ضرور کچھہ مصلحت ہے: اِس گوشت کی نسبت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ اُس گوشت کو یعنے ہندو کے ہاتھہ کے گوشت کو کھاکر دوزخ کی آگ اپنے اوپر حلال مت کرو +

پھر وہ ایک واقعہ کا ذکر کرتا جو بذریعہ نامہ نگار اُسے معلوم ہوا ہے کہ: اودھیا کھیلہ میں ایک شخص کھٹیک بکری کا گوشت

بیچلتا ہے۔ اُس نے ایک بکری ذابح کو دی۔ کہ اس کو ذبح کردو۔ اُس نے کہا۔ کہ "یہہ بکری نہایت دُبلی اور حد سے زیادہ حقیری بلکہ قریب المرگ ہے۔ اس کو ہم نہیں ذبح کریں گے"۔ ٹھیکہ دار نے کہا۔ "بہت اچھا مت کرو"۔ اور خود اُس بکری کو لیکر وہاں سے تھوڑی دور چلا گیا۔ اور کاٹ کوٹ کر صاف کر کے گوشت بیچنا شروع کر دیا۔ اور لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ جب کہ ہاتھ کر فراغت ہو چکے تو معلوم ہوا کہ یہہ گوشت بغیر ذبح کے بیچا گیا ہے جو مطلق حرام ہے۔ نائب تحصیلدار کے ہاں دوڑے گئے عرضی دی۔ حکم ہوا کہ "اُسکو اپنے مال کا اختیار ہے۔ جس طرح چاہے بیچے تم چاہو لو چاہو نہ لو۔ یہہ تم کو اختیار ہے"۔ اب سُنتے ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر جبلپور کو یہہ درخواست دی گئی ہے۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے +

شادی ولیعہد روس

ڈاک ولایت سے خبر آئی کہ روس میں ولیعہد کی شادی کی تیاریاں دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ یہہ رسم ۱۰ نومبر کو ادا کی جائیگی اور اس موقع پر عموماً سلاطین یورپ سینٹ پیٹرسبرگ میں تشریف لاویں گے۔ دلہن کی نسبت لکھ چکے ہیں کہ حضور قیصر ہند کی نواسی ہیں۔ جو جلیل القدر اصحاب اس موقع پر پایۂ تخت روس میں رونق افروز ہوں گے ان میں شاہ و ملکۂ ڈنمارک شہنشاہ آسٹریا حضور پرنس آف ویلز مع جنابہ پرنسس صاحبہ و ڈیوک آف یارک اور ڈیوک آف ایڈنبرا۔ شاہزادہ ہنری وائے پروشیا مع بیگم صاحبہ اور شاہ و ملکہ یونان وغیرہ وغیرہ شامل ہونگے۔ ایک اخبار نے لکھا کہ اگر ملکی کاروبار اور صحت نے اجازت دی تو غالباً حضور قیصر ہند بھی تشریف لیجاوینگی لیکن اس کی بابت کچھ پختہ نہیں کہہ سکتے :: دلہن صاحبہ کو اس شادی کے لئے اپنا نام اور مذہب دونوں کا بدلنا لازم ہوگا +

تیوہار عید میں گوشت امین پوری

انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ رنگون میں عید کے موقع پر مذہبی فساد کا احتمال ہے اس باعث حکام نے نہایت احتیاط اور پیشبندی سے سنگین کارروائی کی ہے۔ یہہ بات بطور افواہ کے مشہور تھی کہ مسلمانوں نے بہت سی گائیں عید کے روز قربان کرنے کی نیت سے اہل ہنود کے قریب مکانات میں باندھ رکھی ہیں۔ خاص احتمال بازار نمبر ۲۹ میں خیال کیا جاتا ہے جہاں ایک مسجد اور ایک مندر بالمقابل تعمیر کیا گیا ہے۔ فوجی انتظام جو کیا گیا ہے یہہ ہے شہر کے مرکز میں دو کمپنی فوج والنٹیر تعینات کی گئیں۔ مشرق اور مغرب جانب شہر کے گورہ فوج مقرر کی گئی ہے اور نیز رنگون ندی کے شمالی کنارہ پر جنوبی کنارہ کے محلہ دلا میں شاہی توپخانہ کا ایک دستہ رکھا گیا ہے۔ انگریزی اخبار کا نامہ نگار خبر بھیجتا ہے کہ لڑائی ہونے کی اُمید کی جاتی ہے کیونکہ یہہ افواہ مشہور کی گئی ہے کہ مسلمانوں نے قسم کھائی ہے کہ ہم گائیں ذبح کریں گے اور اُس کی ہڈیاں مندر میں پھینکیں گے۔ شل رنگون کے بمبئی میں بھی خاص احتیاطیں مدنظر رکھی گئی ہیں۔ قلعہ کی تمام فوج مع پولیس فورس کے عید کے روز بازار میں جا بجا پٹرول کریگی اور جہاں کہیں فساد پھوٹیگا اُس کو زور سے رفع کریگی :: ممالک شمال مغرب میں جو احتیاطیں کی گئی ہیں اُن کا مختصر حال لکھ چکے ہیں :: ہر چند لوکل گورنمنٹ کے پاس کوئی رپورٹیں اس قسم کی نہیں آئی ہیں کہ جس سے مثل سال گذشتہ پھر فساد کے برپا ہونے کا احتمال ہو تاہم سر چارلس کراسٹویٹ صاحب بہادر کا یہہ مصمم ارادہ ہے کہ عوام کی آسایش کے برخلاف بلوہ یا جرم کے واسطے کسی قسم کا موقع نہ ملنے پاوے + چنانچہ اس مقصد کے واسطے ایک بڑی جنگی فوج احتیاطاً مشرقی اضلاع کو روانہ کی گئی ہے اور جبتک فساد کا احتمال دور نہ ہوگا وہ وہاں رہیگی اور یہہ فوج حسب ذیل تقسیم کی گئی ہے :- ایک کمپنی چارم پلٹن بنگالہ فیض آباد سے گورکھپور کو اور ایک جماعت سلیم پور میں رہیگی۔ دو کمپنی چارم پلٹن بنگالہ فیض آباد سے اعظمگڈہ کو۔ ایک جماعت سوم رجمنٹ بنگالہ فیض آباد سے مئو واقع اعظمگڈہ کو۔ ایک کمپنی نہم پلٹن بنگالہ بنارس سے غازیپور کو۔ دو کمپنی دوم پلٹن بنگالہ الہ آباد سے بلیہ کو :: صاحبان ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ماہ حال کے پہلے پندرہ روز تک مشرقی اضلاع کا دورہ کریں گے اور کمشنران ڈویژن کے مشورہ سے بایں غرض کہ عوام کے امن و امان میں خلل واقع نہ ہونے پاوے ہر ایک احتیاط کے عمل میں لانے میں مدد دینگے :: ہر جگہہ یہہ تاکید کی گئی ہے کہ بروقت ہونے ہنگامہ کے پولیس اور فوج مثل سابق خالی بندوقیں نہیں بلکہ گولیاں بھر کر بندوقیں سر کریگی اور اس کی مطلق پروا نہوگی کہ کون کون کتنے آدمی قتل یا مجروح ہوں گے :: یہہ حکم یقین ہے کہ موثر ثابت ہوگا + ورگورنمنٹ نے عام طور پر تاکید کر دی ہے کہ آیندہ تمام فسادوں کے موقع پر گولی دار بندوقیں ہی سر کی جایا کرینگی +

جعلی چکوں کا مقدمہ

ملتان کلب کا سابق ملازم کریم بخش جو جعلی چکوں کا روپیہ اُڑا کر بھاگ گیا تھا اور کراچی سے گرفتار ہو کر و مختلف جرایم کی پاداش میں ۱۰ سال قید کا سزایاب ہوا تھا عجیب طریقہ سے جیلخانہ سے فرار ہو گیا ہے۔ دو تین آدمی جو اس کے ساتھ سازش رکھتے تھے پولیس کی وردی پہنے ہوئے اور ایک جعلی حکمنامہ منجانب اسسٹنٹ کمشنر صاحب لئے ہوئے جیلخانہ میں آئے۔ حکمنامہ میں لکھا تھا کہ قیدی کی عدالت میں حاضری کی ضرورت ہے۔ حکام جیل نے قیدی کو جعلی پولیسمینوں کے حوالہ کر دیا۔ ایک دو روز میں قیدی کے واپس جیل نہ ہونے پر تحقیقات کی گئی اُس وقت سازش کا بھنڈا پھوٹا۔ کریم بخش فرار ہو گیا ہے اور جس طریق سے یہہ چالاکی کھیلی گئی ہے اس سے اسکا پکڑا جانا مشکل معلوم ہوتا ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن۔ مسٹر فولر نے ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ مجھکو ہندوستان میں فوجی گوروں کے دیسیوں کو گولی مارنے کے واقعات پر بڑا افسوس ہے۔ مگر یہہ بھی نامناسب ہے۔ کہ ڈیوٹی کے وقت کے سوا اُن کے ہتھیار پاس رکھنے کی مخالفت کی جاوے +

آکسفورڈ میں انڈین انسٹیٹیوٹ کی عمارت کی توسیع ۲ جون کو افتتاح کی گئی۔ یہہ جلسہ نہایت پر رونق تھا۔ جن رؤسا ہند نے چندہ دیا تھا اُن کا شکریہ ادا کیا گیا ؞

روس میں خفیہ سازشوں کے انسداد کیلئے ایک ایسی کمیٹی کہ پارلیمنٹ قایم کی جائے ؞ معلوم نہیں کہ زار اس رائے کو منظور و پسند کریں گے ؞ یہودیوں پر بیرحمانہ مظالم کی مزید خبریں آئی ہیں ؞

روس میں پولیٹکل سازشوں کے اشتباہ میں لوگوں کو کمال بے رحمی سے گرفتار کرنے لگے ہیں۔ معزز عورتوں کو برہنہ کرکے اُن کو بید لگوائے جاتے ہیں جس پر تہذیب آنسو بہاتی ہے +

آموں کے درختوں پر ٹڈی کے نشانوں اور اُن میں بالوں کا پایا جانا باوجود سخت تحقیقات کے غیر معلوم ہے بقول اخبار انگلشمین جو بال مٹی میں پایا گیا۔ وہ غالباً بچھو کا بال ہے +

حیدرآباد ڈاکوؤں کے سردار ادم سنگہ اور اُس کے تین ہمراہیوں کو عدالت سے سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔ ڈاکوؤں نے نہایت سردمہری سے اس حکم کو سنا۔ اور ہنستے بولتے ہوئے حوالات کو واپس چلے گئے +

پونا میں ایک مرہٹہ نے اپنے ایک ہمسایہ کی لڑکی کو دیوتا کے سامنے بل دیدیا۔ وہ معہ عورت۔ والدہ اور پروہت کے پکڑا گیا۔ مقدمہ پیش عدالت ہے ؞ کیسی بیوقوفی کا کام ہے! +

کوئٹہ کے ایک دیسی محرر نے ۱۵ سو روپیہ سرکاری خزانہ سے بذریعہ جعلی بل وصول کر لیا ہے۔ ملزم معہ دو دیگر شرکا زیر حراست ہے۔ خانہ تلاشی سے ۲۰۰ ٹکڑہ نقرہ اور قلب سازی کے آلات برآمد ہوئے ہیں +

ضلع پشاور میں ایک زمیندار کو زمین کھودتے ہوئے قدیم زمانہ کے طلائی سکے دستیاب ہوئے یہہ بہت قیمتی مال ہے۔ اور امتحان کے لئے عجائب خانہ لاہور میں لایا گیا ہے +

شہر سیالکوٹ میں پانچ چور چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں۔ مسٹر وار برٹن ان چوروں کی گھات میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور انہیں واردات ہونے کی خبر مل گئی تھی +

لاہور ایک خون کے مقدمہ میں بجرم دروغ حلفی عدالت ڈویزنل کورٹ سے مسمی بلا کو چار ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ؞ گرمی لشتت پڑتی ہے۔ بیماری وغیرہ سے امن ہے +

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک سکہ نے اپنی جچی کو مار ڈالا تھا۔ وہ معہ ایک خاکروب اِس جرم میں پھانسی کا سزاوار ٹھہرا تھا۔ خاکروب کو چیف کورٹ نے بری کیا اور سکھ کی نسبت پھانسی کا حکم بحال رہا +

کنکھل ضلع سہارنپور میں کہتے ہیں دو آدمی علانیہ بردہ فروشی کرتے ہیں۔ یہہ دونوں برہمن ہیں اور تیسرا ہردوار میں رہتا ہے۔ یہہ تینوں شخص قریب دو سو لڑکیاں ضلع گوجرانوالہ سے نکال کر سندہ کے کھتریوں کے پاس فروخت کر چکے ہیں +

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ترقی تعلیم نسوان کی طرف عملی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ یہہ بھی حکم دیا ہے کہ عایا اخراجات شادی میں تخفیف کرے۔ اور بچپن کی شادی نہو +

ریاست پھلکیاں میں بقول ہفتہ وار آب کسی قدر کشیدگی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ مہاراجہ جیند کی شادی کی رسمیات ادا ہونے کے وقت مہاراجہ صاحب نابہہ کنارہ کش رہے۔ کیونکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ اس میں شریک تھے +

کشمیر میں بیشمار پٹھان اونٹ لے کر آئے کہ غلہ و میوہ خرید کر باہر لے جاویں۔ ان سبھوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔ کیونکہ ان چیزوں کی برآمد سے کشمیر میں قحط پڑجانے کا احتمال تھا +

رنگون میں بتقریب بقرعید وحشت انگیز افواہیں اڑ رہی ہیں حکم ہوا ہے کہ جہاں انبوہ کا احتمال ہو فوراً گولی چلائی جاوے۔ اور فوجی حکام شہر کے گلی کوچوں میں گشت کریں +

پیلی بھیت میں ایک سائیس کے دو لڑکے توام پیدا ہوئے جن کے ایک جسم چار پاؤں۔ اور چار ہاتھ تھے۔ دونوں کے پورے دانت نکل آئے تھے۔ یہہ لڑکے لکھنؤ کے عجائب خانہ کو بھیجدئے گئے +

مدراس کا ہندو اخبار لکھتا ہے کہ ایک صاحب کی کُتیا ایک کمہاری کے پیچھے پڑی۔ کمہاری نے کتیا کو گالی دی صاحب بہادر برداشت نہ کر سکے۔ کمہاری کو مارا۔ مقدمہ ہوا تو عدالت نے صاحب پر پندرہ روپے جرمانہ کرکے دس کمہاری کو دلائے +

بقول نسیم آگرہ تاریخ ۷ ماہ حال کو اڈیٹر اخبار گرو گھنٹال کو بعلت فحش الفاظ چھاپنے کے جو اشتہارات ادویات میں تھے ایک ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی +

انیس ہند بحوالہ سنگہ سہائے لکھتا ہے کہ مولوی برکت علی اڈیٹر آفتاب ہند کو بعلت جعل سازی متعلق ریاست خیرپور (سندہ) حبس دوام کی سزا دی گئی۔ لالچ بری بلا ہے +

اب ہم مسیح کی قیامت۔ اور اُس کے تواریخی ثبوت پر غور کرنے کو آگے بڑھتے ہیں ؛ ہم پہلے معمولاً یہہ دریافت کریں۔ کہ رومی پہرے والوں کا اِس معاملہ کی نسبت کیا خیال دقول تھا۔ کیونکہ وہی لوگ موقع پر حاضر تھے ؛ غالباً یہہ لوگ قطع نظر رومی فوجی قواعد کی سختی کے۔ بآسانی دھوکھا کھانیوالے اور بزدل نہ تھے۔ اور نہ وہ یسوع کی جانب کوئی دوستانہ خیال رکھتے تھے ؛ اُنہوں نے سردار کاہنوں کو یہہ اطلاع دی۔ کہ ”ایک زلزلہ واقع ہوا۔ اور ایک عجیب صورت ظاہر ہوئی جس نے پتھر کو ڈھلکا دیا“ یہہ نہیں لکھا ہے۔ کہ اُنہوں نے واقعی یسوع کو قبر سے نکلتے دیکھا ؛ لیکن اگرچہ وہ خوف زدہ تھے۔ تاہم یہہ بات تحقیق ہے۔ کہ اُنہوں نے معلوم کیا۔ کہ قبر کھل گئی۔ اور لاش غائب ہو گئی ؛ اُنہوں نے اِسیقدر سردار کاہنوں کو رپورٹ دی۔ اور رشوت لیکر اِس اعجازی ماجرے کے بیان کی نسبت خاموش رہنے پر رضامند ہوئے۔ اور یہہ ظاہر کیا کہ ”جب ہم رات کو سوتے تھے اُس کے شاگرد آکے اُسے چرا لے گئے“ متی ۲۸ باب ۲ سے ۴ آیت تک اور ۱۱ سے ۱۵ تک ؛ یا یوں کہیں کہ صاف ظاہر ہے۔ کہ رومی سپاہی جو رات کو قبر کی نگہبانی کرتے تھے۔ وہ ایک صورت سے ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کی حقیقت پر گواہی دیتے ہیں +

اب ہم رسولوں کی گواہی پر غور کرتے ہیں ؛ یہاں ہم کو دیکھنا چاہئے۔ کہ ہمارے پاس یہہ یقین کرنے کی کوئی معقول وجہہ نہیں ہے۔ کہ جی اُٹھنے کے بعد ہمارے خداوند کی سب رویتوں کی تحریر موجود ہے بلکہ ہم یہہ یقین کرنے کی معقول وجہہ رکھتے ہیں۔ کہ جیسے اُس کے جی اُٹھنے سے پہلے کے بہتیرے معجزوں کا پورا بیان موجود نہیں ہے ویسے ہی سب رویتوں کی پوری تحریر ہمارے پاس نہیں ہے ؛ بہرحال جبکہ لوقا کہتا ہے کہ اُس نے اپنے شاگردوں پر اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا۔ کہ وہ چالیس دن تک اُنہیں نظر آتا۔ اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا ؛ یہہ یقین ہے کہ اَور رویتیں۔ اور باہمی مکالمت بھی علاوہ اُن کے جو کتب مقدسہ میں مندرج ہیں واقع ہوئیں +

ہم جانتے ہیں کہ سب انجیل نویسوں اور پولوس رسول نے صاف صاف لکھا ہے۔ کہ مسیح

خداوند نے اپنی ایک خاص رویت بھی بخشی تھی ؛ وہ ظاہر کرتا ہے کہ ”خدا باپ نے اپنی بڑی رحمت سے۔ ہم کو یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث۔ زندہ اُمید کے لئے سر نو پیدا کیا“ پہلا باب ۳ آیت ؛ پھر وہ کہتا ہے ”خدا نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا۔ اور جلال بخشا۔ تاکہ تمہارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہو“ ؛ ۱ باب ۲۱ آیت ؛ پھر کہتا ہے کہ ”بپتسما یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلے۔ اب ہم کو بھی بچاتا ہے“ ۳۔۲۱ ؛ پس یہہ بات بالکل یقینی ہے۔ کہ پطرس جو جی اُٹھے خداوند کا چشم دیدہ گواہ ہے۔ اُس کے جی اُٹھنے کی اپنے خط میں صاف گواہی دیتا ہے۔ اور اُسکو گرجا کی ایک بنیاد دی۔ اور ایک مشہور حقیقت تسلیم کرتا ہے +

پطرس چشم دیدہ گواہ کی شہادت سے درگذر کر ہم یوحنا چشم دیدہ گواہ کی گواہی تک پہنچتے ہیں جو اُسنے مکاشفات میں دی ہے ؛ اِس گواہی پر زور دینے کے لئے ہم ایک خاص سبب بھی رکھتے ہیں کیونکہ یاد ہوگا۔ کہ یہہ عہد جدید کی اُن پانچ کتابوں میں سے ہے۔ جنکو ہمارے زمانہ میں سب سے بڑے نکتہ چین لوگوں نے تسلیم کر لیا ہے ؛ اُنہیں کی سند پر ہم بھی یقیناً اُس کو اصلی اور صحیح قبول کرتے ہیں۔ اور وہ ۶۸ء کے قریب لکھی گئی ہے ؛ پس ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ اِس کتاب میں۔ جس کو مخالفین بھی یوحنا کی اصلی تصنیف قبول کرتے ہیں۔ ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کے لئے ہم کو کیا گواہی ملتی ہے؟ ؛ بلاشک ہم اُسمیں ایسی گواہی پاتے ہیں ؛ پہلے باب ۵ آیت میں وہ یسوع کو ”مُردوں کے جی اُٹھوں میں پہلوٹھا“ کہتا ہے۔ جس کے معنے بلاعجت و مباحثہ یہہ ہی ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ ہی پہلا تھا۔ جو مُردوں میں سے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے جی اُٹھا ہے ؛ پھر اُسی باب کی ۱۸ آیت میں وہ جلالی یسوع کو یہہ فرماتا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ ”میں مُوا تھا۔ اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں۔ اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں“ ؛ اسی طرح ہم ۲ باب ۸ آیت میں پڑھتے ہیں کہ ”وہ جو اوّل اور آخر ہے۔ اور مُوا تھا۔ اور پھر جی اُٹھا ہے۔ یہہ باتیں کہتا ہے“ ؛ پس کچھ شک نہیں ہو سکتا۔ کہ یہہ آیات لصفائی تمام ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اِس کتاب کے اکثر اَور مقاموں میں بھی یہہ ہی بات مستتر ہے ؛ المختصر یوحنا جو عزیز شاگرد اور چشم دیدہ گواہ ہے۔ اِس کتاب میں

کا جی اُٹھنا تیسرے دن واقع ہوا ٭ عہد جدید میں کم سے کم مسیح کی دس رویتوں کی خبر ہمیں ملتی ہے۔ جن کی ٹھیک ترتیب مقرر کرنا قدرے مشکل ہے۔ لیکن غالباً مفصلہ ذیل ترتیب درست ہے ٭ اول مریم مگدلینی کو۔ مرقس ۱۶-۹۔ یوحنا ۲۰-۱۴۔ دویم دوسری عورتوں کو۔ متی ۲۸-۹۔ سیوم پطرس کو۔ لوقا ۲۴-۳۴۔ ۱ قرنتیوں ۱۵-۵۔ چہارم عماؤس کی راہ میں دو شاگردوں کو۔ لوقا ۲۴-۱۳ سے ۳۵ تک۔ پنجم رسولوں کو جبکہ تھوما غیر حاضر تھا۔ لوقا ۲۴ سے ۳۶ تک یوحنا ۲۰-۱۹ سے ۲۴ تک۔ ششم گیارہ رسولوں کو۔ یوحنا ۲۰-۲۶ سے ۲۹ تک۔ ہفتم شاگردوں کو دریائے طبریاس پر۔ یوحنا ۲۱ باب۔ ہشتم پانچسو بھائیوں سے زیادہ کو گلیل کے ایک پہاڑ پر جن میں غالباً رسول بھی شامل تھے۔ متی ۲۸-۱۶۔ ۱ قرنتیوں ۱۵-۶۔ نہم یعقوب کو۔ ۱ قرنتیوں ۱۵-۷۔ دہم قبل از صعود کوہ زیتون پر رسولوں کو۔ اعمال ۱-۴ سے ۱۲ تک ٭ المختصر ہم دو رویتوں کا بیان متی سے۔ تین کا مرقس سے۔ چار کا لوقا۔ چار کا یوحنا سے۔ اور پانچ کا پولوس سے لکھا ہوا پاتے ہیں ٭

ہم ان مختلف رویتوں پر کوئی تفصیل وار مباحثہ قلمبند نہیں کر سکتے۔ لیکن چند باتوں کا بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو اس ماجرے کی شہادت کے لئے کافی و وافی ہیں ٭ یہہ رویتیں مختلف و بہت کے بکثرت گواہوں پر مختلف وقتوں مختلف جگہوں۔ اور حالتوں میں ظہور میں آئیں ٭ ان میں بعض رویتوں کا بیان مفصل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ عماؤس کی راہ میں دو شاگردوں کو۔ دریائے گلیل پر سات شاگردوں کو۔ اور بوقت صعود گیارہ شاگردوں کو ٭ ان پر نہ صرف شہادت عینی بلکہ شہادتِ سامعہ ولامسہ سے یہہ رویتیں ثابت کی گئی تھیں۔ متی ۲۸-۹ نہ صرف تاریکی میں۔ یا نیم شام کو انہوں نے یہہ رویتیں دیکھیں۔ بلکہ روز روشن میں۔ نہ صرف ایک پلک کی جھپکی میں لیکن عرصہ دراز تک ٭ انہوں نے نہ صرف خداوند کو دیکھا بلکہ اُسے کلام کرتے سُنا۔ اور نہ صرف کلام کرتے سُنا۔ بلکہ اُسکے ساتھ دیر تک گفتگو کی ٭ اس مقدمہ کی نسبت رسول بالامکان دھوکہ نہیں کھا سکتے تھے۔ اور نہ اُس کی نسبت وہ جھوٹھ کہنے کی کوئی وجہہ رکھتے تھے ٭ انہوں نے اپنے قوی اعتقاد کو۔ اس صداقت کے مشتہر کرنے۔ اپنے تئیں نثار کرنے۔ اور نقصان۔ تصدیع۔ شرم۔ اور ایذا کی برداشت کرنے

میں دکھلایا۔ اور آخر کو کتنوں نے اپنی گواہی پر اپنے خون سے مہر کی ٭ اگر کسی شخص کی حقیقی رویت کے لئے کوئی کافی گواہی ہو۔ تو ہم انصافاً کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسی گواہی ہمارے پاس موجود ہے ٭

جب چاروں انجیل نویسوں کی۔ بلا وساطت شہادت سے گذر کر ہم عہد جدید کی دوسری کتابوں تک پہنچتے۔ تو معلوم کرتے ہیں۔ کہ مسیح کے جی اُٹھنے کا ماجرا۔ اُن سبھوں میں سراسر پایا جاتا ہے ٭ جیسا کہ اعمال الرسل سے ظاہر ہوتا ہے۔ رسولوں کی تعلیم کی خاص بنیادی بات۔ یہہ ہی تعلیم بن گئی تھی ٭ پطرس نے عید پنتیکوست کے روز یروسلم میں۔ جہاں صرف سات ہفتے گذرے۔ یہہ ماجرا واقع ہوا تھا۔ اور جبکہ یہہ فریب (اگر وہ ایسا ہوتا) بآسانی گرفت میں آسکتا تھا۔ اس حقیقت پر ایک طویل تقریر کی ٭ اعمال ۲ باب ۲۲ سے ۳۲ آیت تک ٭ پطرس صرف مسیح کے جی اُٹھنے کی منادی ہی نہیں کرتا ہے۔ بلکہ یہہ کہتا۔ کہ میں۔ اور میرے ہمخدمت رسول اس حقیقت پر گواہ ہیں" ٭ وہ اُسی صداقت کا اُس صدر مجلس میں۔ جس نے چند ہفتے پہلے یسوع پر قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ دلیری سے اظہار کرتا ہے اور یہہ بات صاف ہے کہ اہالیان مجلس بعوض مسیح کی لاش کو پیش کرنے کے۔ ان دلیر گواہوں کے آگے۔ جنہوں نے کہا کہ" جو باتیں ہم نے دیکھیں۔ اور سُنیں اُن کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں" دب گئے" اعمال ۴-۱۰ سے ۵ تک اور ۲۰-آیت ٭ ہم اُسی صداقت کا کاملاً اظہار کرتے ہوئے۔ پولوس کو۔ پسیدیہ کے انطاکیہ کے عبادتخانہ میں پاتے ہیں۔ اعمال ۱۳-۲۹ سے ۳۷ آیت تک ٭ پھر اتھینی میں جو قدیم علم و حکمت کا گویا مرکز تھا ٭ ۱۷ باب ۳۱۔ اور قیصریہ میں فیستس۔ اور اگرپا کے روبرو ۲۶ باب ۲۳ سے ۲۶ تک ٭ اگر ہم اعمال الرسل کی شہادت کو قبول کریں۔ تو یہہ بصفائی تحقیق ہے کہ۔ ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے ہی کی حقیقت پر کلیسیا کی بنیاد قایم کی گئی ہے ٭

اب ہم پطرس کی گواہی پر جیسا کہ اُس نے خود اپنے پہلے خط میں قلمبند کی۔ غور کرنے کو آگے بڑھتے ہیں ٭ عہد جدید کی یہہ ایک معتبر کتابوں میں سے ہے۔ اور زمانہ حال کے طوفان بے اعتقادی کے ایام تک بلا اعتراض رہی ہے ٭ جبکہ ہم پطرس کی گواہی پر بحث کرتے ہیں۔ تو ہم کو یاد رکھنا ضرور ہے۔ کہ وہ ایک رسول۔ اور ہمارے جی اُٹھے نجات دہندہ کا چشم دیدہ گواہ تھا۔ اور جس کو

نمبر ۹ - کارروائی مدرسہ زنانہ انسپکٹرس صاحبہ معہ ایجا
دالیس پریزیڈنٹ کمیٹی میں پیش ہو +

اطلاع ہوئی +

نمبر ۱۰ - چٹھی صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر بواسطہ علیحدگی محمد المعی مدرسی شاخ مدرسہ اردو مسکول معہ رائے صاحب دالیس پریزیڈنٹ کہ علیحدہ کیا جاوے +

تجویز ہوئی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں لکھا جاوے کہ یہہ آدمی محض واسطے خوشخطی کے رکھا گیا تھا اب اس سے کام لیا جاوے اور خوشخطی کام اچھی طرح انجام دیسکتا ہو یا نہیں +

نمبر ۱۱ - تخمینہ مرتبہ اورسیر بحوالہ رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۲ - نومبر ۱۸۹۳ء لیپاپائے پختہ دچھر چوبس تعدادی عہ/۱۲ چاہ متصل پھاٹک ریل لب سڑک راستہ کچہری در پورٹ سب کمیٹی تعمیرات کہ تخمینہ زیادہ بنانے کی ضرورت نہیں +

تجویز ہوئی کہ چوکھٹہ چوبی چاہ پر لگایا جاوے بلاگت عہ تک +

نمبر ۱۲ - رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی فرید بخش دکاندار دربارہ دیئے جانے زمین متصل ناکہ لچہ بازار تا دروازہ آبکاری سائل کو کرایہ پر بنا بر ایک سال بکرایہ ۱۲/ +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے ایک سال کے لئے یہہ زمین کرایہ پر دی جاوے +

نمبر ۱۳ - رپورٹ تحصیلدار صاحب میونسپل دربارہ نیلام ٹکڑہ زمین متصل کوٹھی مہنگ سنگہ واسطے کرایہ ایک سال بمقابلہ لعہ زر کرایہ بنام نواب لکڑی فروش +

تجویز ہوئی کہ نیلام ٹکڑہ زمین حسب رپورٹ تحصیلدار صاحب منظور ہو واسطے ایک سال کے +

نمبر ۱۴ درخواست بنا چودھری دربارہ دیئے جانے محصول چونگی گوہچھر +

تجویز ہوئی کہ درخواست سایل منظور ہو بخیال اس کے کہ رواج اس جنس کے آنیکا ہو جائیگا +

نمبر ۱۵ عرضی عبد اللہ جمعدار روشنی مصدقہ تحصیلدار صاحب میونسپل دربارہ سفارش رخصت دس یوم بلا عیوض بذمہ واری حفیظ اللہ روشنی کنندہ +

تجویز ہوئی کہ رخصت منظور ہو +

نمبر ۱۶ عرضی تحصیلدار صاحب میونسپل بدرخواست عطاء رخصت پچیس یوم بذمہ واری فتشی چھجو خان داروغہ صفائی +

تجویز ہوئی کہ رخصت منظور ہو +

نمبر ۱۷ عرضی منہا مل اورسیر میونسپل بدرخواست عطاء رخصت ۱۲ - یوم بنا بر کریہ کرم عورت خود و حکم جناب صاحب پریزیڈنٹ کہ بجائے سایل علی محمد کام کرے اور بجائے علی محمد ناکہ دار خواندہ مقرر کیا جاوے علی محمد تنخواہ اپنی پاوے اور اُمیدوار کو بحساب عہ روپیہ ماہوار اورسیر دلوے +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے صاحب پریزیڈنٹ رخصت منظور ہو +

نمبر ۱۸ - بل صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بطلب ۱۰/۹ روپے بابت تنخواہ گارد پولیس جو واسطہ حفاظت اسباب نمائش ٹون ہال میں تعینات کی گئی تھی و حکم جناب صاحب پریزیڈنٹ بہادر ڈسٹرکٹ بورڈ کہ یہہ روپیہ میونسپل ادا کریگی +

تجویز ہوئی کہ ۱۰/۹ روپے دی جاویں +

نمبر ۱۹ - کاغذات اجراے نوٹس

نام ملزم	موقعہ	زیر دفعہ
غلام رسول کوئلہ والہ	لکڑ بازار	۱۵۲

تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۱۵۲ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادم ایک ہفتہ واسطے اُٹھانے لکڑیاں کے جاری ہو +

بلبل و عبد القیوم	متصل شفاخانہ	زیر دفعہ ۱۳۰

تجویز ہوئی کہ بموجب ۱۳۰ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی سہ یوم بنام مالکان بیری ہا کہ اندر میعاد تین یوم شاخ ہائے بیری کو جو جاج ہشتہ ہو اونکو کاٹ دیویں +

نگینا مل	ویکفیلڈ گنج	زیر دفعہ ۱۳۰ -

تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۳۰ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی سہ یوم بنام اشخاص مندرجہ رپورٹ سب کمیٹی حفظانی جاری ہو کہ اندر میعاد مذکورہ کے سرکنڈہ کو جڑ سے کاٹ دیں کیونکہ اُن کے بیچ اور آرمیں ہمیشہ میلہ رہتا ہے +

برج لعل	ویکفیلڈ	زیر دفعہ ۱۳۰
شیخ فضل الٰہی	"	"
عبد اللہ	"	"
نتھو	"	"
لاہیا	"	"
الٰہی بخش	"	"
فتو	"	"
لطیف	"	"
رانجھے خان	"	"
حرل کھتری	"	"
قطبا	"	"
رحیم بخش	"	"
ندہا	"	"
میانجی کریم بخش	"	"
علی گوہر	"	"
گنہیا بانیہ	"	"
گوہرا گوجر	"	"

باقی آیندہ

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی

یہہ چھوٹے چھوٹے رسالے عام طور پر تقسیم کرنے کے لئے نہایت فائدہ مند ہیں۔ اور عموماً ایسی سلیس عبارت میں ہیں۔ کہ ایک عام شخص بھی اُس کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اور ان میں مسیحی دین کی صداقتوں اور بیبل کے قصوں کو بڑی صفائی سے بیان کیا گیا ہے ✣

قیمت ایک پائی

افسران پرمٹ -	عید فسح -
آموں کا قصہ -	انسان کیا ہے؟
اشرف المخلوقات -	جنم کنڈل -
بیضہ فروش -	جان بچاؤ -
بگڑے ہوئے لڑکے کی حکایت -	جیسی کرنی ویسی بھرنی -
چند سوالوں کا جواب -	کاذبوں کا قصہ -
درخت بے ثمر اور باغبان -	خود بینی و خود نمائی کی بلا -
دھکتی بھٹی کا بیان -	خدا کی روح -
دو گھر کی تمثیل -	خون عیسیٰ -
دنیا میں مسیحی مذہب کی ترقی -	خدا سے میل کرو -
ایک برہمن کی حکایت -	مبروص کی حکایت -
ایک شخص کے مسیحی ہونیکا حال -	ملکہ کی حکائت -
ایک بادشاہ کا حال -	موت
ایک تمثیل اور اُس کی تاویل -	موتیوں کی لڑی -
غافل سونے والا	مبارکباد -
گنجینۂ نصیحت -	مرغی اور اُسکے بچوں کی حکایتیں -
گیت ملا -	سلک گوہر -
گم گشتہ فرزند -	تاج کی تمثیل -
گناہ اور شفاعت -	تعصب -
ہدایت نجات	تین قسم کے بہشتوں کا بیان -
حکایت مغلوب محبت -	اصول معرفت حقیقی -

شعر و سخن

غزل

یہہ جہان ہے منزلِ رنج و غم۔ یاں ہر ایک پابرکاب ہے۔
تم اس اپنی ہستی کو جان لو۔ کہ یہہ بحرِ غم کا حباب ہے

کرو توبہ جلدی ہے وقت ابھی۔ نہ یہہ ہاتھ آئیگی پھر گھڑی۔
بھلا موت کب ہے یہہ دیکھتی۔ کہ یہہ پیری ہے کہ شباب ہے۔

کبھی مال و زر پہ نہ جا دلا۔ کہ یہہ ہونے والا ہے سب فنا
جو نشاط و عیش ہے دیکھتا۔ یہہ جہان کے بن کی سراب ہے

ارے کیسی نیند ہے سو رہا کیوں عبث ہے وقت کو کھو رہا؟
کوئی صدقہ تیرے گناہوں کا نہ زکوٰۃ ہے۔ نہ ثواب ہے

میں بتائے دیتا ہوں ایک جا تو چلا جا واں پہ نہ رکھ ذرا
یہہ وہ بارگہہ ہے کہ برملا کوئی پردہ ہے نہ حجاب ہے

سرِ بزم ہے کوئی جلوہ گر کہ پڑے گی جس پہ تری نظر۔
تو قدم اُسی کے لے بے خطر وہ مسیح عالی جناب ہے وہ

میں نے چاہا پاس کسی کے جا۔ میں سُنا دوں رنج کا ماجرا
مجھے روکا جس نے ہر بار تھا وہ یہہ دل ہی خانہ خراب ہے

مری عاجزی پہ جو پڑ گئی وہ نظرِ مسیح کے مہر کی۔
مرے دل کی جل دی وہ بیکلی یہہ دعا کا میرے جواب ہے

وہ عذاب جس کا کہ کھٹکا تھا۔ نہیں ڈر کچھ اس کا ہمیں رہا۔
ہے لطیف چیز ہے موت کیا۔ یہہ تو اپنی آنکھوں میں خواب ہے

✣

ضرورت

ایک روڑکی کالج پاس شدہ تجربہ کار سب اُورسیر بمشاہرہ ۱۰۰ ماہوار ڈسٹرکٹ بورڈ فیروزپور کے لئے مطلوب ہے۔ درخواست بمعہ نقول سندات حسب ذیل پتہ پر ہونی چاہیے ✣

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و وایس پریذیڈنٹ
ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع فیروزپور

ضرورت

مشن سکول کی لڑکیوں کے لئے ایک اُستانی کی ضرورت ہے جو کہ اینگلو ورنیکلر مڈل کلاس تک اچھی طرح سے پڑھا سکتی ہو ✣ درخواست بنام مسز ایلیٹ صاحبہ مشن سکول فیض آباد آنا چاہیے ✣

لودیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں ایک عجیب شیطانی حرکت یہاں ظہور میں آئی جس کی کیفیت یوں سننے میں آئی ہے۔ کہ ایک سُنار نے۔ جو زنانہ ہے۔ ایک برقنداز ملازم جیلخانہ کی زبان دانتوں سے کاٹ کھائی۔ برقنداز ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ مگر کچھہ بول نہیں سکتا او نہ یہہ بتلا سکتا ہے کہ اُس کی زبان کیونکر اور کس وجہہ سے سُنار مذکور نے کاٹی ہے ✣

اس ہفتہ میں ایک شب کچھہ ترشح ہوا تھا اور ہوا میں کسی قدر خنکی ہو گئی تھی۔ مگر اب پھر بدستور گرمی پڑتی ہے۔ گاہ بگاہ آسمان پر بادل چھا جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ بارش جلد ہو گی جس کی نہایت ضرورت معلوم ہوتی ہے ✣ (تعداد پیدایش ۷۰ تعداد اموات ۱۴۵)

پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب منیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں الیمر وایلی کے اہتمام سے چھپا ✣